

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ　　حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی　　قیمت سالیانہ معہ محصول لعہ

نمبر ۵۲ جلد ۳　　لودیانہ ۲۴ دسمبر ۱۸۷۵ء　　قیمت فی پرچہ ۲ پائی

سن پچھتر کا رخصتانہ

کیوں ای ناظرین اخبار دیکھا سن پچھتر کسطرح ختم ہو گیا ایک وہ دن تھا کہ ہم اِس سال کی آمد آمد کی خبریں تمکو سُنا رہے تھے آج وہ دن ہو کہ اسکو رخصت کرتے ہیں رخصت بھی کیسی خوشی و غمی کے ساتھ۔ خوشی تو اسواسطے کہ یہہ اخبار نور افشاں اپنے تمامی فرائض کو بحسن الوجوہ ادا کرتا رہا اور اپنے ناظرین اولی الابصار کی خدمت میں وقت معینہ پر پہنچتا رہا اور ہر قسم کی خبریں تری و بحری ملکی و ولایتی و مضامین مفید عام و خاص لے جاتا رہا اور ہمارے معاونان و خریداران اخبار نور افشان محبت خالصانہ سے ہمارے ساتھ پیش آتے رہے وقتاً فوقتاً ہر طرح کی امداد فرماتے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے آج ہمکو اپنا مشکور بنا لیا یہہ بات کچھ نمود و ظاہر داری کی نہیں ہو ہم اُن صاحبان کے تہہ دل سے مشکور ہیں جنہوں نے اس ناچیز پرچہ کی معاونت میں کوشش و سعی فرمائی ہی اور

امید کرتے ہیں کہ شروع سال سے پھر انکی محبت واتحاد دو چند ہوگا کیونکہ مہذب ودانا آدمی کی جسقدر پرانی دوستی ہوتی جاتی ہے اسیقدر اتحاد و محبت کو تقویت ہوجاتی ہے۔ غمی کا حال تو بہت ہے مگر مختصر سا یہہ ہے کہ وے لوگ جنکو اس سال میں بہت سا کچھ کرنا تھا نکر سکے اور بہت سے اصحاب جو شروع سال میں چلتے پھرتے نظر آتے تھے وے نظروں سے غایب انکی مرادیں حسرتیں سب یہاں ہیں رہگئیں اور وے چلتے ہوئے۔ اس سے ایک نصیحت وعبرت حاصل ہوتی ہے ان لوگوں کیواسطے کہ جو وے دل میں ارادہ کرتے ہیں کہ ہم یوں فلاں سال میں کرینگے اور جب فلاں چیز ہمکو میسر آویگی یا فلاں شخص اسیطرح ہوجاویگا تب یوں کرینگے کیسکو معلوم نہیں ہے کہ جب وہ وقت آوے گا تو کیا سے کیا ہوجاویگا۔ یہہ بھی عاقلوں کیواسطے ایک اشارہ ہے ✤

یہہ تو سب کوئی جانتا ہے کہ ایک سال کے ۳۶۵ دن ۵۲ ہفتے ۱۲ مہینے ہوتے ہیں اسمیں چار موسم گرمی۔ سردی۔ بہار۔ خزاں سب کچھ آگیا مگر یہہ بھی معلوم ہے کہ ان ۳۶۵ دنوں میں کیا کیا گذر گیا اور زمانے نے کیسی کیسی پلٹیں کھائیں اور کیا کیا حادثات ارضی و سماوی وقوع میں آئے اور کون کون تخت پر بیٹھے اور کون کون تخت سے اُتر گئے یہہ سب کچھ ہم ناظرین کو بتلاوینگے یہہ کچھ جہان کی بات نہیں ہے کیونکہ ہمارے ناظرین اخبار سب حقدار اس بات کے ہیں کہ تمام سال کا وقوعہ ہم ایک پرچہ میں دکھلادیں ✤

یہہ امر ہم اور وقت اور اور وعدہ پر نہیں رکھتے ہیں ذرا دیکھتے جاؤ ابھی سب کچھ دکھائے دیتے ہیں ہاں دیکھو اب ہم کہاں سے چلتے ہیں اور کیا کیا واقعات اس سال کے پیش نظر کرتے ہیں پہلے تو اپنا ہی حال دکھانا ضرور ہے۔ سو وہ یہہ ہے کہ یہہ اخبار نورافشان شروع سال پچھلے سے بجائے چار صفحے کے آٹھ صفحہ پر شایع ہونا شروع ہوا۔ سبب بھی معلوم ہے کہ کیوں چار صفحہ زیادہ کئے گئے ہمنے اپنی ناظرین اخبار کی قدر دانی وخواہش فراوانی کو جب دیکھا کہ بہت ہی شایق اسبات کے ہیں کہ ہمکو مضامین عجایب وخبریں غرایب ملیں تب ہمنے یہہ انتظام کیا اور پہلے سے صرف ۲ قیمت میں زیادہ کئے جس سے تمام صاحبان خوش ہوگئے اور خواہش کے موافق مضامین وخبریں پانے لگے یہہ بھی امر مشن کی ایک عالی حوصلگی میں داخل ہے کہ اپنے اوپر زیادہ خرچ گوارا کیا مگر ناظرین اخبار کو خوش رکھا۔

۲۔ جناب نواب گورنر جنرل کشور ہند کا دہلی میں دربار راجگان و مہاراجگان ورئیسان ہند کی ملاقات و بازدید ایک عجیب لطف اور مزے کے ساتھ ہوا اتنا بڑا جلسہ اور گورنر جنرل کا دہلی میں دربار کرنا اس سال پچھلے ہی کی بدولت ہوا جنکی یادگار کے واسطے ایک فوارہ دہلی میں قایم کیا گیا ہے اور اسی جلسہ میں جناب گورنر جنرل کشور ہند نے اپنی زبان مبارک سے یہہ خوشخبری رئیسان کو سنائی کہ اس سال میں حضور شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلیعہد ملکہ معظمہ ہندوستان میں قدم رنجہ فرماوینگے۔

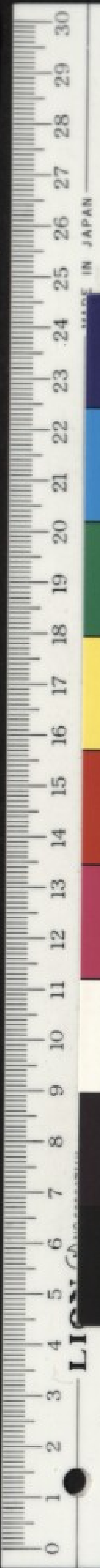
۳۔ مہاراجہ بروده ۲۲ جنوری کو سلطنت رانی سے معطل کئے گئے اور ایک کمیشن واسطے تحقیقات زہر خورانی کرنیل فیر صاحب رزیڈنٹ بروده کے قایم ہوئی جنمیں یہہ بات پائے ثبوت کو پہنچی کہ مہاراجہ صاحب نے زہر دلوایا کوئی یہہ نہ سمجھے کہ مہاراجہ گایکوار سابق والی بروده صرف زہر خورانی ہی کے مقدمہ میں معطل ومقید ہوا ہے نہیں بلکہ ریاست کی بدعملی وبے انتظامی بھی اسمیں شامل ہے۔ انتظام ریاست کا کس طرح ہوتا تہا جب صاحب تولکستی بائی جو نئی رانی محل میں داخل ہوئی تھی اُسکی ارایش وبناؤسنگار میں رہا۔ سونیکا گہوارہ موتیوں کی جھالریں اُسکے واسطے طیار ہوئیں اُدھر سونے کی توپیں ڈھالی گئیں۔ خیر یہہ سب کچھ ہوا مگر ہندوستانی راجوں کی حماقت ظاہر کرنے میں وہ اول نمبر رہا جب توپیں ولایت میں گئیں یا جاوینگی تو ایک ہنسی تو ہوگی کہ فلاں ملک سے سونے کی توپ آئی ہے جلو جی قصہ ہی پاک ہوا اب ان کرتوں کے عیوض قید میں رہیں اور نکر اکھاویں سرکار نے اپنے وعدہ کے موافق وہاں دوسرا گایکوار گدی نشین کردیا ہے ✤

یہہ افسانا بھی ایک تاریخی واقع میں شامل ہونے کے واسطے عمدہ افسانا ہے

۴۔ ناگا پر سرکار انگریزی کی چھڑہائی باغیوں کی گوشمالی سرداران ناگا کا مطیع وفرماں بردار ہونا اظہر من الشمس ہے اس مہم میں گورنمنٹ انگریزی کا بہت کچھ صرف ہوا مگر بات نہ جانے دی اب وہاں امن امان ہے۔

۵۔ آتش۔ پنجاب ہندوستان وغیرہ ممالک میں آتش نے اپنی خوب گرم جوشی دکھلائی پشاور سے لیکر کلکتہ تک بہت سے شہروں میں آگ لگی الاشہر پشاور میں اسقدر نقصان ہوا جو بہت عرصہ تک باشندگان پشاور کو یہہ حادثہ یاد رہیگا۔ اسیطرح نینی تال والہ آباد و کوہ مری وشملہ وغیرہ کا حال قابل یادگاری رحم کے ہے مگر سرکار انگریزی نے خوب معاونت فرمائی یعنے بہت سا روپیہ خزانہ عامرہ وچندہ وغیرہ سے دیا۔ کشمیر میں یہہ بھی بات سنی ہوئی ہے کہ تری کے پہاڑ میں آگ لگی وہاں بھی بہت نقصان ہوا۔

۶۔ بارش۔ بارش بارانی بھی پچھلے سال میں خوب ہوئی



کی کوٹھی شہر لدھیانہ چھوڑا جہاں ہزار پانسو گھر گرائے امرتسر لاہور دہلی والہ آباد و علیگڑہ وغیرہ کو ایسا تباہ کیا کہ لوگوں کو کئی سال تک ہوش آنا مشکل معلوم ہوتا ہی دہلی کی خبر سب سے زیادہ لیگئی اور دن کا حال تو معلوم نہیں مگر اخبار والے تو ابتک روتے ہیں بارش کو ہوئے عرصہ ہوا مگر انسوؤں کی بوندیں ابھی تک جاری ہیں۔

۷۔ **بیماری**۔ پنجاب کے اکثر اضلاع میں بیماری ہیضہ کا بہت زور رہا خصوصاً شہر امرتسر و لاہور میں تو دھوم مچ گئی اسیطرح چیچک نے ضلع گوڑگانوہ و ریواڑی میں ہزاروں گھر خالی کر دئے۔

ہیضہ نے اپنا زور ممالک مغربی و شمالی میں بہت ہی دکھایا مگر بکوشش حکام گورنمنٹ انگریزی کے انسداد اسکا قرار واقعی ہوگیا۔

۸۔ **مقدمہ**۔ مفروعی راجہ گبیر سنگھ دعویدار ریاست لنڈھورہ بھی جو ۱۸۷۴ء میں شروع ہوا تھا اس سالمیں ختم ہوگیا اور اسکی معاونان کو جنہوں نے راجہ بنانے میں کوشش کی تھی ضلع سہارنپور کے صاحب مجسٹریٹ نے قرار واقعی سزا دی امید ہی کہ آیندہ کو ایسی جرأت اور ہندوستانی کبھی نہیں کرینگے۔

۹۔ **مدرسہ**۔ صنعت کاری کا جسکی خواہش اہل ہند کو بہت دنوں سے تھی جناب مسٹر ہالرائڈ صاحب ڈائرکٹر ممالک پنجاب وغیرہ کی سعی و کوشش سے لاہور میں جاری ہوگیا اب اسمیں تعلیم عمدہ ہوتی ہی۔

ہمکو امید ہی کہ ایسے اور بہت سے مدارس جاری ہونگے۔

۱۰۔ **مدرسۃ العلوم**۔ جسکی بانی جناب سید احمد خان صاحب بہادر ہیں اسی سال میں جاری ہوا اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے اسمیں قدم رنجہ فرمایا اگرچہ مخالفین سید احمد صاحب نے بہت ہی کوشش اسباب میں کرتے رہے کہ کسیطرح یہہ مدرسہ جاری نہو اور اسمیں چندہ نہ دیا جاوے مگر یہہ کار خیر اور ترقی علوم و فنون کا مدرسہ ہی جاری ہو ہی گیا اُمید ہی کہ مدرسہ میں ہریک علم کی ترقی ہوگی۔

۱۱۔ **پیراک** کی ریاست میں رزیڈنٹ کا قتل ہونا اور فوج انگریزی کی چڑہائی پیراک پر ہونی ایک وقایع میں داخل ہی۔

دیکھو سرکار گورنمنٹ کی حلیمی و حمدلی کہ باوجودیکہ ایک اعلیٰ افسر کا قتل ہونا اور پھر بھی یہہ ہی کہنا کہ وہاں انتظام مالی ہی فی الحال کیا جاوے اور کسیطرح کی بالفعل مزاحمت نہو۔

۱۲۔ **چین** میں مسٹر مارگری کا حال اور والیان چین کی ہٹ دھرمی اور گورنمنٹ انگریزی سے بگاڑ کی صورت پیدا کرنی اور پھر امن امان اور صلح درباب تجارت کا ہونا بھی ایک یادگاری میں داخل ہی۔

۱۳۔ **روس** کی فتوحات و پیش قدمی سنٹرل ایشیا میں قوقند کا غدر بخارا والوں کی چھیڑ چھاڑ روس کے ساتھ قوم خفچاق کا بلوہ کیسی عمدہ یادگاری میں داخل ہی۔

روس کا ارادہ کئے سال سے سنٹرل ایشیا میں حکومت کرنے کا چلا آتا ہی اور اس ارادہ میں روس کامیاب بھی رہا۔

۱۴۔ **روم** سلطان روم کی عیش و عشرت و قرضداری کا حال اس سال میں طشت از بام ہوگیا اور غریب عیسائیوں پر بھاری ٹیکس لگانا ہرزیگوینا و بوسینا میں بغاوت و غدر و بلوہ عام خوب ہوا اور آتش فساد ابتک بھڑکا ہوا ہی۔

سال گذشتہ میں سلطان روم کے سات سو بیبیاں تھیں اس سال میں سو اور زیادہ ہوئیں جنکی ہزان اب آٹھ سو ہیں اور بیس ہزار پونڈ سالیانہ خرچ ہی گویا کل سلطنت کی آمدنی کا تیسرا حصہ ان کی نظر ہوتا ہی سال گذشتہ میں ہمنے نہیں سنا تھا کہ والی روم کے سر سو کروڑ روپیہ قرضہ کا ہی اس سال میں معلوم ہوا۔ بھلا جسکے ذمہ اسقدر روپیہ ہو اور عیش و عشرت میں پڑا رہے تو سلطنت کا سنبھالنا مشکل ہی۔

اسیواسطے شاہ روس نے اشتہار دیدیا ہی کہ سلطنت روم عیسائیوں پر ظلم کرتی ہی اگر ہم سرکوبی کریں تو یورپ والے پھر حمایت کے واسطے کھڑے نہو جاویں۔

ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ سال آیندہ میں یہہ بھی وقایع اور یادگاریں کوئی مضمون لکھنا پڑیگا کہ سلطنت روم کیا تھی اور کیا ہوگئی۔

۱۵۔ بڑی یادگاری اور نیک یادگاری جو ہندوستانمیں کئی صدیوں کے بعد وقوع میں آئی وہ یہہ ہی کہ حضور شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس بہادر ولیعہد ہند و انگلینڈ نے ہندوستان میں قدم رنجہ فرمایا ہی کیونکہ بہت مدت کے بعد اہل ہند نے اپنے شہنشاہ کو دیکھا ہی۔ یہہ تو ایک ہی یادگاری ہی انکی یادگاری میں صدہا مکانات و مدارس و شفاخانے و خیرات خانے جاری ہوجاوینگے تو سیکڑوں برس قایم و دایم رہینگے اگر اہل ہند جسقدر روپیہ آتشبازی و تماشا وغیرہ میں خرچ کرنا چاہتے ہیں اب بھی ذرا سوچ جاویں تو پھر دیکھو کیسی کیسی یادگاریاں ہندوستان میں قایم ہوتی ہیں +

۱۶۔ اب ہم اس رخصتانہ کو اپنے معاونان و خریداران اخبار و نیز مہتمان اخبارات جو اس ناچیز پرچہ کے مبادلہ میں اپنے اپنے اخبارات ہمکو عنایت فرماتے رہے ہیں شکریہ

ادا کرکے رخصت کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ جس طرح سال حال میں ہماری معاونان نے ہماری معاونت فرمائی ہی سال آیندہ میں اسیطرح ہمکو اپنا ممنون و مشکور فرماوینگے فقط۔

نارمل اسکول امرتسر

ممالک پنجاب میں اگرچہ صیغہ تعلیم ممالک مغربی و شمالی سے بہت پیچھے جاری ہوا مگر جسقدر اِس تھوڑے عرصہ میں یہاں ترقی تعلیم کی ہوئی ہی اب ممالک مغربی و شمالی میں نہیں ہی اور یہہ ملک روز بروز اِس بات میں بڑھتا چلا جاتا ہی۔

جب ہم رپوٹ سررشتہ تعلیم ممالک پنجاب کو دیکھتے ہیں اور ممالک مغربی و شمالی کی سررشتہ تعلیم کی رپوٹ کو ملاحظہ کرتے ہیں تو ضرور یہہ ہی ثابت ہوتا ہی کہ اِس باب میں پنجاب کو بہت فوقیت ہی۔

کچھ عرصہ سے اِس ملک کے رؤسا و حکام با اختیار نے یہہ چاہا کہ یونی ورسٹی صدر مقام پنجاب میں قایم ہو اور وے صاحب اپنے ارادہ میں کامیاب ہوئے اور بہت سے طالب علم خطاب مولوی۔ مولوی فاضل۔ منشی۔ منشی فاضل سے مشرف ہوئے اور ہوتے چلے جاتے ہیں اور روز بروز یونیورسٹی کے سرمایہ و تعلیم میں ترقی ہوتی چلی جاتی ہی۔

چنانچہ اِسی ارادہ و راسی نیت سے ورنیکولر سوسائٹی پنجاب نے ایک اسکول امرتسر میں جاری کیا اور اُسکے پرنسپل جناب مسٹر راجرس صاحب جو ایک نکتہ سنج و تجربہ کار و ہوشیار عالم ہیں اگرچہ اِس اسکول کو بہت عرصہ جاری ہونے کو نہیں ہوا یعنے ۱۸۷۱ء میں یہہ مدرسہ جاری کیا گیا ہی مگر پھر بھی اِس اسکول نے بکوشش جناب مسٹر راجرس صاحب بہادر بہت ہی کچھ ترقی کی اور طلبہ اِس اسکول کے لایق و فایق معلوم ہوتے ہیں۔ ہمنے سررشتہ تعلیم کی رپوٹ سال گذشتہ کی جب دیکھی تو

اُس سے معلوم ہوا کہ جناب راجرس صاحب نے علاوہ اپنے ذمنی کام کے گورنمنٹ پنجاب کو بہت مدد دی۔ یعنے نارمل اسکول لاہور و دہلی و راولپنڈی وغیرہ میں خود تشریف لیجاتے رہے اور وہاں کے طلبہ کو طریقہ تعلیم سکھلاتے رہے جن جن طلبہ نے اُن سے طریقہ تعلیم سیکھا ہی وے اپنے کام میں غفلت نہیں کرتے۔

ہمنے اُس رپوٹ میں یہہ بھی لکھا دیکھا کہ ایک ڈپٹی کمشنر فرماتے ہیں کہ میں نارمل اسکول امرتسر کے تعلیم یافتوں کو جب انکو موقع ملتا ہی تو اپنے ضلع کے مدارس میں بلا کر جگہہ دیتا ہوں اور بڑی خوشی سے انکو ملازم رکھتا ہوں میرے ضلع کے پورانے مدرس یہاں کے تعلیم یافتوں سے طریقہ تعلیم میں بہت کم لیاقت رکھتے ہیں۔

بس جب ایک حاکم ضلع کا جسکو کامل تجربہ اِس اسکول کے تعلیم یافتوں سے ہو چکا ہی پھر کیا شک ہی کہ اِس اسکول نے بہت ترقی کی۔

ورنیکولر سوسائٹی پنجاب نے سال حال سے ایک جماعت انگریزی بھی اسکول مذکور میں قایم کی ہی تاکہ یہاں کے تعلیم یافتہ انگریزی مدارس میں تعلیم دیسکیں پس اب شایقین علوم انگریزی و فارسی کو لازم ہی کہ وے اِس اسکول میں داخل ہونیکی خواہش کریں مگر یہہ واضح رہے کہ اسکول مذکور الصدر میں وہ شخص داخل ہوسکتا ہی کہ جسنے مدارس وسطی کا امتحان دیکر سند حاصل کرلی ہو۔

زنانہ مشن اسکول لودیانہ

اِس شہر لودیانہ میں کوئی مدرسہ زنانہ سرکاری نہیں ہی اور قومی یعنے اہل ہنود و اہل اسلام کی طرف سے بھی کوئی مدرسہ زنانہ جاری نہیں ہی اِس نیت سے کہ لڑکوں کے واسطے تو مشن اسکول و برنچ اسکول جاری

ہیں لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور فایدہ اُٹھاتے ہیں اور لڑکیاں محروم رہتی ہیں اسواسطے ایک مدرسہ ۱۸۷۳ء میں مشن احاطہ میں جاری کیا اور اُس مدرسہ کی معلمہ و ہیڈ ماسٹر لایق بہم پہنچا ہی جنکی محنت و کوشش سے خوب ترقی ہوئی۔

اس مدرسہ کے متعلق ایک بورڈنگ ہوس یعنے متعلمان کی سکونت کے واسطے بھی بنا گیا جس سے متعلمان کو بخوبی آرام پہنچا۔

۱۸۷۳ء میں ایک عمدہ مکان بلاگت کثیر اِس مدرسہ کے واسطے بنا گیا اور اُسکے متعلق ایک بورڈنگ ہوس کلان تعمیر کیا جاتا ہی جسمیں ہر ایک طرح کی آسایش لڑکیونکو ملیگی۔

اب اِس اسکول میں ۳۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں جنکی استعداد اب اچھی ہوگئی ہی۔ یہہ حال ہمنے واسطے اگاہی اہلیان شہر لودیانہ کے درج اخبار کیا ہی کہ جن جن صاحبان کو رغبت تعلیم نسوان کی ہووے اچھی لو احقان لڑکیوں کو اِس مدرسہ میں داخل کراویں اور علم پڑہاویں دستور العمل برائے رفاہ عام یہہ رکھا گیا ہی کہ وقت داخلہ کے صرف ایک روپیہ لیا جاتا ہی اور ۲ آنہ ماہواری فیس۔ اگر کوئی لڑکی بورڈنگ ہوس میں رہنا چاہے صرف چار روپیہ ماہواری لئے جاوینگے کھانا و مکان یہاں سے ملیگا۔

اہل اسلام و صاحبان ہنود کی لڑکیاں اگر بورڈنگ ہوس میں رہنا چاہیں اور کھانا یہاں نہ کھاویں تو انکو اپنا بندوبست کرنا ہوگا۔

اب بھی اگر اہالیان لودیانہ اسطرف راغب نہوں تو افسوس ہی۔

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضونکے جواب

اور جب ایماندار لوگ ایک دسترخوان پر جمع ہو کر کھانا کھاتے ہیں وہ خوشی سے یاد کرتے ہیں کہ ہم سب کا ایک باپ ہی یعنے خدا۔ اور ہم سب کیا چھوٹے کیا بڑے کیا امیر کیا غریب خدا کے فرزند ہیں۔ اگر کوئی پوچھے کہ اِس عید میں انگور کے رس کا کیوں استعمال کرتے ہو۔ تو یہہ جواب ہی کہ ہم اُس عرق کو جسے اِس مُلک میں شراب کہتے ہیں نہیں استعمال کرتے یہہ صرف تہمت ہی لیکن مسیح کے حکم سے وائین ضرور پیتے ہیں موسیٰ یا عیسیٰ نے مے یعنے شیرہ انگور منع نہیں فرمایا۔ اور اُسکے پینے میں کچھ عیب نہیں بشرطیکہ اُس کو بدطور سے استعمال نکیا جاوے۔ اور میری سمجھ میں عیسیٰ نے اِسواسطے حکم دیا کہ اِس عید میں وائین پیویں کہ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ خدا کی عبادت میں بڑی تکلیف ہی۔ اور وے جو اُسکو بجا لاتے ہیں بڑا ثواب حاصل کرتے ہیں اِس لئے وہ تکلیف اُٹھاتے ہیں لیکن حق یہہ ہی کہ سچے پرستار جو روح اور سچائی سے خدا کی عبادت کرتے ہیں اُس سے ایسی خوشی حاصل کرتے ہیں جیسا کہ دنیاوی لوگ مال غنیمت سے خوش ہوتے ہیں۔ اور جس طرح مے آدمی کے دل کو خوش کرتی ہی ویسا ہی بلکہ اُس سے زیادہ تر سچے پرستاروں کے دل خدا کی صحبت سے خوش ہوتے ہیں کاش کہ یہہ حقیقی خوشی ہم سبھوں کو ملے کہ ہم بھی داؤد کے موافق کہیں کہ۔ تو نے میرے دل کو خوشی بخشی ہی۔ اُس خوشی سے زیادہ جو اُنہیں اُنکے غلہ اور مے کی بہتایت سے ہوتی ہی۔ پانچویں زبور کی ساتویں آیت۔

درباب ریت و رسم

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ عیسائی لوگ بالکل بیدین ہیں کیونکہ وے قربان نہیں کرتے حلال حرام میں تمیز نہیں کرتے اور ہر مذہب کے لوگوں کے ہاتھ سے کھاتے ہیں۔ اور بار بار محمدی لوگ پوچھتے ہیں کہ ختنہ کیوں نہیں کرتے۔ فلانی فلانی چیز کیوں کھاتے اور پیتے ہیں۔ نماز کیوں نہیں پڑھتے روزہ کیوں نہیں رکھتے ہیں۔ اِن باتوں کا جواب بڑی خوشی سے دیتا ہوں مہربانی کر کے اپنی عقل کو تعصب کے زنجیر سے ازاد کر کے دیکھو کہ جواب معقول ہی یا نہیں پہلے اِن دستوروں کی ماہیت کو عقلی و نقلی دلایل سے ثابت کرنا واجب ہی شاید تم کہوگے کہ دونوں سے ثابت کرنا ضرور ہی۔ لہذا پہلے عقلی دلایل پیش کرتے ہیں۔

اکثر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ فلانے فلانے جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہی اِس لئے کہ وے میل کھاتے ہیں۔ اگر یہہ پختہ دلیل ہی۔ تو معترض بھیڑ اور بط وغیرہ کیوں کھاتے ہیں۔ اور کیونکر اُنکی کتاب میں لکھا ہی کہ یہہ جانور حلال ہیں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دلیل کسی کام کی نہیں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر یہہ دلیل پختہ ہی تو شیر کا گوشت حلال اور گائے کا گوشت حرام ہوگا۔ کیونکہ گائے میل کھاتی ہی اور شیر میل نہیں کھاتا۔ اگر تم اچھی طرح دریافت کروگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ جیسا ہمیں کسی چیز کے کھانے کی عادت ہی تو ہم اُس کو حلال جانتے ہیں اور جب عادت نہیں تو اُس کو حرام جانتے ہیں اور اُس چیز کے کھانے سے گھن آتی ہی۔ مثلاً محمدی لوگ سور کو بہت خراب سمجھتے ہیں۔ لیکن سکھ لوگ اُس کو بہت چاہتے ہیں اہل اسلام اور یہودی ٹڈی کو حلال جانتے ہیں۔ لیکن عیسائیوں اور ہندیوں کو اُس سے گھن آتی ہی۔ محمدی اور عیسائی گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔ لیکن ہندو لوگ اُس جگہہ سے جہاں گائے کا گوشت دیکھتے ہیں کوسوں بھاگتے ہیں پھر کون عقل سے ثابت کر سکتا ہی اونٹ کا گوشت حلال اور ہاتھی کا گوشت حرام ہی۔ تب عقلی دلایل کو چھوڑ دینا چاہئے۔ کیونکہ وہ سب خام ہیں۔ باقی رہیں نقلی سو یہہ ہیں کہ قرآن میں لکھا ہی کہ فلانی فلانی چیز حرام ہی۔ اِس واسطے اِن کو کھانا نہ چاہئے یہہ بات محمدی لوگوں کیواسطے دلیل ہو یا نہ ہو۔ مگر عیسائی مذہب پر اسلئے اعتراض نکریں۔ لیکن اگر تم کہو کہ موسیٰ ہی نے اِن چیزوں کو منع کیا اور عیسائی لوگ توریت کو مانتے ہیں۔ اگرچہ یہہ بات سچ ہی کہ عیسائی لوگ خوب جانتے ہیں کہ توریت خدا کا کلام ہی۔ لیکن ہماری خاص کتاب انجیل ہی اور ہم اُس سے تعلیم پاتے ہیں کہ کس بات کو سچ جاننا اور کس پر عمل کرنا ہی۔ مسیح جو توریت کی بات ہمکو سکھلاتا ہی وہ یہہ ہی کہ اُس نے کہا کہ میں توریت اور انبیا کی کتابوں کو منسوخ کرنے نہیں آیا۔ لیکن اُن کو پورا کرنیکو آیا ہوں۔ مرقس کی انجیل کے ساتویں باب کی ۱۴ و ۲۳ آیت دیکھو اور پھر پولوس رسول کا خط جو گلتیوں کو لکھا گیا۔ جو تھا باب پہلی اور پانچویں آیت دیکھو تو تم کیوں دوبارہ اِن ضعیف اور ادنےٰ قواعد رسوم کی طرف مایل ہوتے جنکی غلامی پھر تم کیا چاہتے ہو تم دنوں اور مہینوں اور فصلوں اور برسوں کو مانتے ہو۔ میں تمہارے حقمیں ڈرتا ہوں تا نہ ہو کہ محنت جو میں نے تمپر کی ہی بیفایدہ ہووے۔

اِن باتوں سے خوب معلوم ہوتا ہی کہ اصلی حقیقی شریعت ہمیشہ قایم ہی اور تبدیل نہیں ہوتی لیکن اُسپر عمل کرنا ہمیشہ سب پر فرض ہی۔ اور اُسکے بہت سے احکام اور رسوم کو مسیح نے پورا کیا۔ جیسا کہ قربانی دینا۔ کھانیمیں فرق کرنا میں اِس بات کو ایک تمثیل دیکر بیان کرتا ہوں۔

باقی ہفتہ آیندہ

مراسلات

ای آمدنت باعث آبادی ما

آج کل تمام دیار ہند میں شہرت فرحت اثر تشریف آوری درۃ التاج انگلنڈ و ہند شاہزادہ ویلس کی دھوم دھام ہو رہی ہو۔ مبارکباد۔ اور تمام اخبارات میں اسی خوشخبری کی حکایات ہیں جس جس جگہہ شاہزادہ صاحب رونق بخش ہونگے بڑی بھاری تیاریاں ضیافت و روشنی و آتشبازی کی ہو رہی ہیں ولکھو کہا روپیہ صرف میں آویگا خود شاہزادہ صاحب ملاحظہ فرماوینگے کہ اہل ہند کو کس قدر خوشی اُن کی تشریف آوری سے ہوئی۔ وخلوص دلی بندگان سلطانی سے رکھتے ہیں کیونکہ واسطے امن و آسایش رعایا کے جسقدر حقوق بادشاہ وقت کے ذمہ ہیں فی زمانہ بمقابلہ اور سلطنتوں کے اہل ہند رعایا انگلشیہ کو سب طرح آرام و آزادی حاصل ہو شکر نعمت ملے تو چند انکی نعمت ملے تو۔ مگر دربارہ فضول خرچی و بیہودہ اصراف متوطنان ہند کی جو شکایات ہمیشہ درج اخبارات ہوتی ہیں بلکہ اور ولایت والوں نے تو ضرب المثل بنا رکھا ہو اب شاہزادہ صاحب اسکو بھی بچشم خود ملاحظہ فرما کر جاوینگے۔ جتنے لکھوکہا روپیہ فقط روشنی و آتشبازی و تماشاؤں میں خرچ ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ بجز تفریح طبع ایک دو ساعت کے ایسے اصراف فضول سے کیا حاصل ہوگا۔ لازم تھا کہ ہر ایک شہر و ریاست میں جہاں جہاں کہ شاہزادہ صاحب رونق بخش ہوتے کوئی مکان مفید عام بنایا جاتا اور اُسکی بنا مستحکم بنام نامی شاہزادہ صاحب کے قایم کرکے ایک پتھر بخط انگریزی و فارسی کندہ کرکے جسمیں نام شاہزادہ صاحب و سال تعمیر وغیرہ درج ہوتا نصب کرتے تاکہ جن لوگوں کو اُس سے فیض پہنچتا ہمیشہ کو حق شاہزادہ صاحب دعاگو رہتے۔ اور جب پھر اوجہ حسن شاہزادہ صاحب اس ملک میں رونق بخش ہوتے۔ تو اپنی پہلی تشریف آوری کی یادگاروں اور قدیمانہ خلوص دلی اہل ہند کو دیکھکر و یاد کرکے زیادہ خوش ہوتے ✣

شہر کلکتہ جو دار الامارۃ ملک ہند ہو ایسے عالیشان شہر میں کوئی سراے مناسب حال بھی نہیں ہو جو ایک شب قیام کرنے کو مسافر کو آرام ملے۔ دہلی بجا۔ مگر کون سنتا ہو۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس ✣ راقم عبد الواحد ڈپٹی انسپکٹر کوتوالی لودیانہ

اخبارات ملکی و ولایتی

روس شہنشاہ روس نے اب اشتہار جاری کردیا ہو کہ آج تک روس و اشتریا باغیان ہرزی گوینا و بوسینا اور سلطان روم میں صلح کے درپے رہے مگر اب معلوم ہوا کہ سرحد روم کی عیسائی رعایا پر بہت جبر ہوتے ہیں۔ ہرچند سلطان روم سے ہمنے دوستانہ کہا کہ جسطرح اہل اسلام پر شفقت فرمائی جاتی ہو اُسیطرح قوم عیسائی پر بھی لطف مبذول رہے مگر ہرگز سماعت نہ ہوئی اور اگر اب اس امر کا وعدہ سلطنت روم کرے تو ہمکو اعتبار نہیں لہذا اعلان کیا جاتا ہو کہ اگر ایک مہینہ میں دفع بغاوت و راحت رسانی قوم عیسائی کی ضمانت سلطنت موصوفہ دیدے تو بہتر ہو ورنہ شہنشاہ روس کی طرف سے اُن مصیبت زدہ عیسائیوں کی حمایت بخوبی کیجائیگی یہہ امر اس لئے جمیع سلاطین سے ظاہر کیا گیا ہو کہ انجام کو پیش قدمی و فتنہ انگیزی کا الزام نہ آئے ✣

دیکھو ہمنے جو آرٹیکل ہفتہ گذشتہ میں ظاہر کیا تھا کہ وہاں کی عیسائی رعایا پر متعصب علماء کے فتوی فتورے سے جبر ہوا ہو اس اشتہار سے صاف معلوم ہوگیا کہ عیسائی رعایا بہت تنگ ہو کاش اب بھی اگر سلطان روم کچھ سمجھ جاوے تو بہتر ہو ✣

خاص تعطیل بتقریب رونق افروزی حضور پرنس آف ویلس بمقام دہلی و لاہور حضور نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ارشاد فرمایا کہ کل عملہ اہلکاران دیوانی و دفاتر سرکاری واقع پنجاب میں جو دریاے ستلج کے جنوب کی طرف واقع ہیں گیارہ جنوری ۱۸۷۶ء سے سترہ جنوری تک تعطیل رہے اور اضلاع واقع شمالی میں ۱۸ جنوری سے ۲۴ ماہ مذکور تک کل دفاتر بند رہینگے ✣

ڈاکٹر لٹنیر صاحب اب کی دفعہ ہندوستان میں بیرسٹر لا بنکے آتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے ولایت میں امتحان پاس کرلیا ہو ✣ خوب ہوا کیونکہ جو جماعت یونیورسٹی پنجاب میں قانونی ہو اسکو صاحب موصوف اب اچھی طرح سے دلایل وغیرہ بتلایا کرینگے ✣

رنگون جو قیدی حال کے مفسدہ میں ماخوذ تھے اُنکے اظہار ہو رہے ہیں اُن میں سے دو شخص اس شرط پر معاف کردیئے گئے ہیں کہ وہ اور شخصوں کے برخلاف شہادت دیں ✣

عدن سے خبر آئی ہو کہ مرخبر پاشا اور اُن کی بیوی اور تین سو سے زیادہ عہدہ دار اور ملازم ۱۱ نومبر کو حبش میں آدھی رات کو اُس وقت قتل کئے گئے جبکہ وہ دریاے ہواش کو عبور کر رہے تھے سوا ڈھے چار سو عہدہ داروں اور ملازموں میں سے صرف ایک کپتان اور ایک لفٹنٹ اور چالیس آدمی جان بر ہوئے ✣ حملہ آور قوم جنقلی کے فرقہ نکارے کے لوگ تھے ✣

علم ہیئت کا مدرسہ مدراس کے بعض معزز ہندوستانیوں نے مدراس میں ایک سوسایٹی علوم ہیئت سے متعلق کرنیکی تجویز کی ہو جسکا یہہ مقصد ہوگا کہ اس ملک میں علم ہیئت کی تحصیل کو ترقی دی جاوے یہہ بھی تجویز کی گئی کہ ایک رسدگاہ اس سوسایٹی سے متعلق قایم کی جاوے یہہ رسدگاہ کا کام مدرسہ کا بھی دیگی اور اُس میں علم ہیئت کی تعلیم دی جائیگی ✣

کیمپ دہلی تیرہ ہزار سواران زبدۃ العالم کیمپ دہلی کی قواعد کے واسطے جو وہاں آئی ہوئے ہیں لارڈ نیپر صاحب بہادر نے ۸ تاریخ کو ملاحظہ فرمائے اور اطلاع اس معاملہ کی بذریعہ تار برقی بحضور شاہزادہ صاحب بھیجکر ظاہر کیا کہ یہہ فوج ہر طرح سے طیار اور جہاں کہیں ضرورت ہو قابل خدمتگذاری کے ہو۔

لارڈ نپیر صاحب بہادر مع ہیڈکوارٹر کے دوشنبہ کے دن دہلی سے بغرض اہتمام انتظامات جنگی دربارہ پیشوائی جناب شاہزادہ صاحب بہادر بمقام کلکتہ تشریف لیگئے۔ تمام افواج واسطے قواعد جنگی کے دہلی میں پہنچ گئی ہیں ✣

سازش رنگون گزٹ تحریر کرتا ہے کہ شاہ برہما بھی اُس فساد میں شریک ہے جو رنگون میں ہونے والا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ اسکے ایجنٹ ایکمدت سے کوشش کر رہے تھے خاصکر منڈی مننگ کل آدمی جو گرفتار ہوئے ہیں اُن کی گردن پر گدنا گدا ہوا وعلاوہ اسکے ایک قسم کا پتا بھی کان میں یہہ لوگ رکھتے ہیں جو بڑی شناخت ہے ✣

ان لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا ارادہ تھا کہ رنگون کو آگ دیں اور کل انگریزوں کو قتل کر ڈالیں ✣

یہہ سچ ہے تو گورنمنٹ انگریزی کو شاہ برہما سے بازپرس کرنا چاہئے۔ چونکہ شاہ برہما نے دو برس کے عرصہ میں خودسری کو دکھلائی ہے ✣

ممانعت یورپین لوگوں کو سرحدات مثل افغانستان و نیپال و کاشغر و تبت وغیرہ کی سیاحت کی ممانعت پہلے ہی سے تھی لیکن حال میں حضور ویسرائے بہادر نے باجلاس کونسل یہہ حکم صادر فرمایا ہے کہ صاحبان انگریز کسی ریاستہائے ہندوستان میں جانا چاہیں تو اول وہاں کے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو اپنے ارادہ سے آگاہ کر دیا کریں ✣

لنڈن میں جو سینٹ جارج کا جلسہ ہوا اُس میں ڈیوک آف کیمبرج نے بیان فرمایا کہ حال میں جو واقعات برہما و چین وغیرہ ملکوں میں ظاہر ہوئے ہیں اُن سے ہمکو بیخبر نہ رہنا چاہئے ✣

ڈیوک صاحب نے یہہ بھی فرمایا کہ زبردستی لوگوں کو فوج میں داخل کرنا غیر ممکن معلوم ہوتا ہے اس سے تو یہہ بہتر ہے کہ فوجی آدمیوں کی تنخواہ زیادہ کر دی جاوے ✣

پارلیمنٹ تاریخ ۷ - فروری ۱۸۷۶ء کو پھر کھلیگا ✣

امریکہ حال کی مردم شماری سے معلوم ہوا کہ امریکہ کے بڑے بڑے شہروں کی آبادی اسطرح پر ہے ✣

نیویارک دس لاکھ ساٹھ ہزار۔ **فلیڈلفیا** آٹھ لاکھ۔ **بروکلین** پانچ لاکھ سات ہزار۔ **سینٹ لوئیز** چار لاکھ پچاس ہزار۔ **چکاگو** چار لاکھ دس ہزار **بوسٹن** تین لاکھ بیالیس ہزار۔ **بالٹی مور** تین لاکھ چالیس ہزار ✣

انعام گورنمنٹ ہند نے ۵۰۰ سو روپیہ کا انعام فوجی افسروں کو دینا منظور کیا ہے جو بلوچی زبان میں سند حاصل کرینگے اور یہہ امتحان ماہ نومبر ۱۸۷۶ء میں ہوگا۔

عجیب تلوار مدراس میل میں لکھا ہے کہ مدراس کی ایک معزز رئیسہ مسمات شمبو گنگا نامی نے حضور شہزادہ کی خدمت میں ایک تلوار ایڈریس کرنیکا ارادہ کیا ہے یہہ تلوار فولاد کی ہے اور اس انداز سے بنائی گئی کہ کمر پر بطور پٹکے کے بندھ جاتی ہے کہتے ہیں کہ یہہ تلوار ایک سردار قوم ہلگر کی تھی جسنے ۱۷۹۹ء کے جنگ میں انگریزوں کو بہت دق کیا تھا۔

لودیانہ

مقدمہ خون جو بمقام جگرانوں میں ہوا ہے تحقیقات در پیش ہے ابھی ضلع کی کارروائی عمل میں نہیں آئی امید ہے کہ پولیس کی کوشش سے اصل حال مقدمہ کا ظاہر ہو جاویگا۔

بتقریب تہوار کرسمس کی یعنے بڑا دن ہفتہ حال میں یہاں خوب رونق رہی اور روسا نے اپنی عادت کے موافق حکام کو ڈالیاں دیں اور سلام و مزاج پرسی خوب طرح سے ہوئی۔

ہمکو خوب طرح معلوم ہے کہ حکام ان ڈالیوں سے خوش نہیں ہیں مگر مجبور ہیں کیونکہ جو حکام ڈالی نہیں لیتے ہیں تو ہندوستانی انکو خشک مزاج اور مغروری کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ ہم سے یہہ حاکم ناراض ہے۔

جناب صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس حلقہ انبالہ ضلع میں دورہ فرما رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب مدارس لودیانہ صاحب موصوف کے ہمراہ ہیں

سندھ پنجاب اور دہلی ریلوے کمپنی نے برائے رفاہ عام کرایہ ریل میں تخفیف کر دی ہے یعنے یکم جنوری ۱۸۷۶ء سے بجائے تین پائی کے سوا دو پائی لودیانہ سے لاہور تک اور ایدھر لودیانہ سے غازی آباد تک بجائے تین پائی کے ڈھائی پائی مقرر ہوئی۔

یکم جنوری ۱۸۷۶ء سے ایک مرتبہ زاید ریل یہاں آیا کریگی یعنے جو ریل لاہور سے جالندھر چھاونی تک آیا کرتی تھی اُسکی مسافت لودیانہ تک بڑھائی گئی ہے ہماری ناظرین اخبار اشتہار ریلوی سے جو اخیر کے صفحہ پر درج ہے سارا حال معلوم کر سکتے ہیں۔

ایک اخبار سے ہمکو معلوم ہوا کہ شہر جالندھر کے روسا نے شاہزادہ صاحب پرنس آف ویلس کی یادگاری قایم کرنیکے واسطے تین ہزار روپیہ چندہ کے طور پر جمع کئے ہیں اور اُس سے ایک کتب خانہ فایدہ عام کے واسطے قایم ہوگا۔

اگر شہر لودیانہ کے روسا بھی کوئی یادگاری شاہزادہ صاحب کی قایم کریں تو بہتر ہے کیونکہ ایسی یادگاری محبت شاہی کا نشان ہوتا ہے۔

ہم بڑی خوشی سے لکھتے ہیں کہ سردار حیدر جنگ صاحب خلف شاہزادہ صفدر جنگ صاحب رئیس لودیانہ کو سرکار نے عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹی کا مرحمت فرما کر ضلع سیالکوٹ میں تعینات کئے۔

اشتہار سندھ پنجاب دہلی ریلوے

درباب تخفیف کرایہ تھرڈ کلاس یعنے درجہ سوم

تبدیل کرایہ تھرڈ کلاس سلو پسنجر ٹرین یا مکسڈ ٹرین و لوکل ٹرین

مسافت لوکل ٹرین لاہور سے لودیانہ تک

خاص و عام کی اطلاع کے واسطے اشتہار دیا جاتا ہی کہ یکم جنوری ۱۸۷۰ء سے کرایہ تھرڈ کلاس سندھ پنجاب و دہلی ریلوے کا حسب شرح ذیل ہوگا۔

میل ٹرین کا لاہور سے دہلی تک سابق بدستور ۳ پائی فی میل کرایہ ہوگا۔ لیکن سلو پسنجر ٹرین کا یعنے مسافروں کی گاڑی جو آہستہ چلتی ہی) درمیان لودیانہ اور لاہور کے ۲½ پائی اور درمیان لودیانہ اور غازی آباد کے ۲½ پائی کرایہ فی میل ہوگا۔ سوم درجہ کا کرایہ ملتان سیکشن کے یعنے لاہور سے شیر شاہ تک سابق دستور ۲½ پائی فی میل لیا جاویگا۔

خاص و عام کو یہہ بھی اطلاع دیجاتی ہی کہ وقت روانگی لوکل ٹرین کا درمیان لاہور اور جالندھر کے جسکی مسافت یکم جنوری ۱۸۷۰ء سے لودیانہ تک بڑھائی جاویگی بموجب نقشہ ٹائم ٹیبل مندرجہ ذیل کے ہوگا اور اس ٹرین کے درجہ سوم کا کرایہ فی میل ۲½ پائی ہوگا۔

	صبح کو				بعد دوپہر
لاہور	روانگی	۷ - ۴۵	لودیانہ	روانگی	۱۲ - ۵
امرتسر	آمد	۹ - ۴	پھلور	آمد	۱۲ - ۳۴
	روانگی	۹ - ۱۴		روانگی	۱۲ - ۴۴
بیاس	ایضاً	۱۱ - ۱۲	کیمپ جالندھر	ایضاً	۲ - ۴
شہر جالندھر	〃	بعد دوپہر ۱۲ - ۲۴	شہر جالندھر	〃	۲ - ۲۲
کیمپ جالندھر	〃	۱ - ۱	بیاس	〃	۳ - ۵۳
پھلور	〃	۲ - ۱۰		آمد	۵ - ۲۱
	روانگی	۲ - ۲۰	امرتسر	روانگی	۵ - ۳۶
لودیانہ	آمد	۲ - ۵۰	لاہور	آمد	۷ - ۱۰

دستخط

جی ایف ٹاونور

قایم مقام ٹریفک منیجر

دفتر ٹریفک منیجر سنٹرل سٹیشن

لاہور ۲۰ دسمبر ۱۸۶۹ء

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۸۶۹ء

جند سنگھ صاحب گہتری بمیونسپل کمیٹی سیدوالہ ضلع منٹگمری میں ممبر مقرر ہوئے۔ مسٹر ڈبلیو کولڈ سٹریم صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر کانگرہ اور مسٹر ایف ای مور صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر جالندھر کو اختیارات مندرجہ دفعہ ۲۳ قوانین فوجداری حاصل ہوئے۔ مجیب الدین صاحب تحصیلدار جگرانواں ضلع لودیانہ کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ سوم کے عطا ہوئے۔ گدری مل صاحب نایب تحصیلدار کوٹ گڈہ اور کوٹ کہائی ضلع شملہ کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ سوم کے عطا ہوئے۔ خان بہادر وزیر زادہ محمد عمر خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہلم نے پندرہ دسمبر کو اپنے کام پر حاضر ہونے کی رپوٹ کی۔ خان بہادر منشی سید فیض الحسن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع منٹگمری نے ۱۳ دسمبر سے ۱۲ روز کی رخصت حاصل کی۔ شیخ ارجمند صاحب تحصیلدار جھنگ قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع منٹگمری میں مقرر ہوئے۔ سید وزیر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ نے ۱۳ دسمبر ۱۸۶۹ء سے ۱۹ روز کی رخصت حاصل کی۔ سردار حیدر جنگ صاحب رئیس لودیانہ خلف شاہزادہ صفدر جنگ صاحب قایم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ مقرر ہوئے۔ مسٹر جی ہوجس صاحب اسسٹنٹ کمشنر انبالہ سے کسولی میں تبدیل ہوئے۔ مسٹر جے ایس کیمبل صاحب جج چیف کورٹ پنجاب نے ۱۷ دسمبر سے گیارہ روز کی رخصت حاصل کی۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا